الحیلۃ الناجزہ

یعنی

مظلوم عورتوں کی مشکلات کا شرعی حل

از: حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ رضی دیوبند (انڈیا)

علاج کرنے کے لیے دے اگر اس عرصہ میں جنون، تندرست نہ ہو تو پھر عورت کو اختیار دے دے کہ اس کے نکاح میں رہے یا تفریق اختیار کرے (جیسا کہ گذشتہ صفحات میں عنین کے بیان میں تفصیلی طور پر گذر چکا۔) اور اگر جنون مطبق ہے تو معاملہ کی پوری تحقیق کرنے کے بعد مدت دیئے بغیر اور بغیر تاخیر کیے ہوئے عورت کو اختیار دے دیا جائے۔

اصلی اور عارضی جنون

لیکن چونکہ جنون حادث کی تفسیر نہ تو اس جگہ تحریر ہے اور نہ کہیں دوسری جگہ مل سکی ہے جس کی وجہ سے اس کے مقابلہ میں جنون مطبق کی تفسیر بھی پوری طرح واضح نہیں ہو سکتی اور دوسرے مواقع میں جو مطبق کی تفسیر غیر مطبق کے مقابلہ میں لکھی ہوئی ہے اُس کو محض قیاس سے اس جگہ جاری کرنا احتیاط کے خلاف ہے مثلاً ہدایہ آخرین میں "باب عزل الوکیل" میں جنون کی تفصیل مطبق اور غیر مطبق کے الفاظ سے کرنے کے بعد دونوں الفاظ کی تفسیر ہمارے تینوں ائمہ سے نقل کی ہے اور اس کو شرح نقایہ میں آجل اور عاجل کے الفاظ سے تحریر کیا ہے، (ہدایہ کتاب الصوم باب من مرض فیہ مضات میں اس کو جنون مستوعب اور غیر مستوعب کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے اور اس باب کے آخیر میں جنون کی دو قسم بیان کی ہیں جنونِ اصلی، اور جنونِ عارضی۔

اسی وجہ سے فتاویٰ عالمگیری کی عبارت مذکورہ میں جو، جنون حادث بمعنیٰ اصلی ہے اور حادث بمعنیٰ عاجل غیر مستوعب ہے، اسی کے مقابلہ میں مطبق بمعنی آجل یا مستوعب ہے جس کی تفسیر ہدایہ میں حضرت امام محمدؒ کے نزدیک ایک سال کے جنون سے کی گئی ہے اور کتاب الحج میں حضرت امام محمدؒ نے جنون مطبق کو، اس جنون کے مقابلہ میں استعمال کیا ہے جس میں افاقہ ہو جاتا ہو۔

فعل سرزد ہوجائے۔ مثلاً بیوی سمجھ کر خوشدامن کو شہوت کی حالت میں ہاتھ لگا دیا تب بھی بیوی حرام ہوجاتی ہے۔ اس لیے خاوند کو بیوی کے اصول وفروع مؤنثہ سے اور عورت کو مرد کے اصول وفروع مذکرہ سے سخت احتیاط[1] لازم ہے کہ ان کو بشہوت ہاتھ لگانے وغیرہ میں علاوہ معصیتِ شدیدہ کے یہ بڑی خرابی ہے کہ میاں بیوی میں حرمتِ مصاہرت کا علاقہ ہوجاتا ہے۔ یعنی اگر خاوند سے اپنی بیوی کے اصول یا فروع مؤنثہ میں سے کسی کے ساتھ کوئی ایسا فعل سرزد ہوجائے یا بیوی کے اصول وفروع مؤنثہ میں سے کسی نے مرد کے ساتھ ایسے افعال میں سے کسی فعل کا ارتکاب کیا ہو جو حرمت مصاہرت کا موجب ہے۔ مثلاً شہوت کے ساتھ خوش دامن کو کھ دے گی۔ ہاتھ لگادیا یا بیوی اپنے شوہر کے اصول وفروع مذکر جیسے خسر کے ساتھ، حرمتِ مصاہرت لازم کرنے والا کام کر بیٹھے یا خسر وغیرہ نے اس قسم کے فعل کا ارتکاب کیا ہو تو ان تمام صورتوں میں بیوی اپنے شوہر پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہوجاتی ہے چاہے یہ حرکت کسی نے قصداً کی ہو یا بھول سے کی ہو ہر ایک حالت میں یہی حکم ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔

حرمت مصاہرت واقع ہونے کے بعد بھی طلاق ضروری ہے

اگر حرمتِ مصاہرت کی کوئی صورت پیش آگئی ہو تو عورت کے لیے ضروری ہے کہ ہرگز ہرگز شوہر کے پاس نہ رہے اور نہ شوہر کو قریب آنے دے اور شوہر کے

[1] یعنی نہ ایسی حرکاتِ شنیعہ کا قصداً ارتکاب کرے نہ ایسا کوئی کام کرے جس میں کوئی احتمال ہو۔ مثلاً جس کمرہ میں بیوی لیٹی ہے اگر وہاں دوسری مستورات بھی ہوں تو جب تک اس کو جگا کر اور بات چیت کرکے پورا یقین نہ ہوجائے کہ یہ بیوی ہے اس وقت تک ہاتھ ہرگز نہ لگائے پلنگ معین ہونے وغیرہ کو ہرگز کافی نہ سمجھے کہ اس میں بعض مرتبہ غلطی ہوجاتی ہے